روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
جلد 47-82 نمبر 175 | ہفتہ 5 ربیع الثانی۔1418ھ 9۔ظہور 1376ھش 9۔اگست 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بداخلاقیاں انسان کو جہنم تک پہنچادیتی ہیں

جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ' غضب' کینہ' جوش' ریا' تکبر' حسد وغیرہ۔ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچادیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے۔ شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بد خلقی تھی (-) اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 608)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل بہت سے ایسے بھی خیالات والے لوگ موجود ہیں کہ ان کی نظر میں دین ایک جنون ہے اور اس کی قدر ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ وحشی تھے اور امی تھے۔ اس وقت ان کی ضرورتوں کے مناسب حال قرآن نازل ہوا۔ اب دنیا ترقی کر گئی ہے اور روشنی کا زمانہ ہے۔ اب موجودہ زمانہ کے مناسب حال دین میں ترمیم ہونی چاہئے۔ مگر آپ لوگ سن رکھیں کہ دین کوئی لغو نہیں ہے بلکہ دنیا کی حقیقی راحت اور اخروی نجات اسی دین سے ہی وابستہ ہے وہ عرب کے امی جو اس دین کے سچے خادم تھے۔ ان کا امی ہونا بھی ایک معجزہ ہی تھا تاکہ دنیا کو دکھادے کہ امی لوگوں نے قرآنی تعلیم کے نیچے آکر کیا کچھ کر دکھایا کہ بڑے بڑے علوم کے مدعیوں سے بھی ان کے مقابلہ میں کچھ بن نہ آیا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 652)

قبولیت دعا کے لئے کسی ساعت کی شرط نہیں لگائی گئی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہتوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ کوئی یہ کام کر دے تو ان میں سے کوئی بھی نہیں کرے گا۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ کسی وقت کر دے۔ تب بھی ان میں سے کوئی نہیں کرے گا۔ کیونکہ ان کو یہ خیال ہو گا کہ اگلے وقت میں جو آتا ہے۔ کر دیں گے' لیکن اگر وقت مقرر کر دیا جاوے تو کر لیتے ہیں۔ اس لئے خدا نے اپنے فضل واحسان عمیم کے ماتحت تمام لوگوں کے لئے موقع رکھ دیا کہ بابرکت ماہ میں آسانی سے دعا کریں۔ اگر وہ یوں کہتا کہ جس نے قرب حاصل کرنا ہے کر لو تو بہت نہ کرتے۔ مگر اس نے کہا کہ میرا قرب حاصل کرو اور جو چاہے کرے اور پھر یہ فضل کیا اور موقع دیا کہ ہر ایک اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ ورنہ وہ ہر مہینہ میں دعائیں قبول کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے (-) اس لئے کسی ساعت کی شرط نہیں لگائی۔ اگر کوئی شرط لگائی ہے تو صرف یہ کہ میرا بندہ ہو' یعنی خدا کی عبودیت کا اقرار کرے۔ ہمارا یہ اقرار اس کی رحمت اور رافت کو جوش میں لائے گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم اٹھاتا تو میں دو قدم اٹھاتا ہوں۔ اگر میرا بندہ میری طرف چل کر آتا ہے۔ تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ سو خدا کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔

کیا بندہ ہر وقت محتاج نہیں۔ کیا بندہ کی محتاجی کسی خاص وقت پر منحصر ہے۔ کیا شعبان اور شوال میں بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا ہفتہ اور جمعہ کے روز بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا جمعہ کی صبح اور عصر تک محتاج نہیں۔ وہ تو اسی طرح محتاج ہے جس طرح ان دنوں میں محتاج ہے۔ پھر کیوں اس نے خاص اوقات میں خاص افضال و انعام کو محدود کر دیا۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ بھی بطور رحمت کے ہے اس لئے کہ انسان کو ہوشیار کرے۔ پھر اللہ ان گھڑیوں میں زائد انعام دیتا ہے تاکہ انعام کے خواہاں لوگوں کو انعام کے لینے کے لئے اکسائے۔ پس جب بندہ گداز ہو جاتا ہے۔ اس کا دن اس کے لئے قبولیت کی گھڑیوں والی رات ہو جاتا ہے۔

اس کا ہر ایک دن جمعہ کا دن ہوتا ہے اور ساعت خطبہ کی وہ درمیانی ساعت ہو جاتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ زیادہ دعائیں قبول کرتا ہے۔

(از خطبہ 20۔جون 1919ء)

کامیابی

○ فضل عمر ہسپتال کی مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ مجوکہ شعبہ گائنی نے FCPS Part I کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے اور مزید کامیابیوں سے نوازے اور بہتر خدمت کے مواقع فراہم فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خصوصی درخواست دعا

○ مکرم ملک منور جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کے دل کا بائی پاس اپریشن جو 7-جولائی کو ہونا تھا ملتوی ہو گیا ہے۔ اب یہ اپریشن ہفتہ کے روز 9۔ جولائی کی صبح راولپنڈی میں ہی ہو گا۔ احباب کرام سے درخواست ہے اس مخلص خادم سلسلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور اپنا رحم کرتے ہوئے اپریشن کو کامیاب کرے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین۔

○ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب وقار سیکرٹری دعوت الی اللہ پشاور کے دل کا بائی پاس اپریشن مورخہ 4۔اگست 1997ء کو پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور اپنا رحم کرتے ہوئے اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

نکاح

○ مکرم محمد لقمان احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سنگھیڑہ دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ مبارکہ افضل صاحبہ بنت مکرم محمد افضل صاحب وڑائچ ناصر آباد شرقی ربوہ کے ساتھ محترم مولانا منیرالدین احمد صاحب نے 8-جولائی 1997ء کو بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیز محمد لقمان احمد مکرم چوہدری اشرف علی صاحب (وفات یافتہ) سابق ہیڈ ماسٹر مرالی والا ضلع گوجرانوالہ کا پوتا ہے اور عزیزہ مبارکہ افضل محترم چوہدری عطا محمد صاحب وڑائچ آف ماجرہ ضلع گجرات کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ مورخہ 97-5-27 کو وسیم شاہ کمال صاحب ولد محمد شاہ صاحب کمال آف زیورچ سوئٹزرلینڈ کا نکاح ہمراہ عزیزہ زاہدہ شہناز صاحبہ بنت محمد ایوب ناصر صاحب ربوہ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی الف ربوہ نے پڑھا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

9- ظہور 1376 ہش 9- اگست 1997ء

قارئین سے ایک سوال!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا غالب طبقہ عموماً پڑھے لکھے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور جو روایتی تعلیم کے حامل نہیں بھی ہیں ان کو بھی، جماعتی نظام سے واقفیت ہونے اور رابطہ ہونے کی وجہ سے دین اور دنیا کی بہت سی ایسی اہم باتوں کا پتہ لگتا رہتا ہے جو عام پڑھے لکھے لوگوں کے علم میں ہوتی ہیں۔

جماعت احمدیہ میں خطبات و تقاریر اور مختلف درس و تدریس کے ذریعے افراد جماعت احمدیہ کی تربیت کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔ افراد جماعت کو زندگی کے ہر مرحلے میں نیک و بد کی پہچان کرائی جاتی ہے۔ دنیا میں بہتر زندگی بسر کرنے کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ گھریلو تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے اعلیٰ اور کار آمد نصائح بیان کی جاتی ہیں۔

ایسے ہی ایک صاحب سے ہماری جو بات چیت ہوئی اس کا ماحصل بیان کر کے ہم قارئین الفضل کی مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ایک سوال ہے جو ہم ان کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ پہلے آپ ہماری اور ان صاحب کی گفتگو سنیں۔

ہم نے عرض کیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے بہتر وہی ہے جو اپنے اہل (بیوی بچوں) سے اچھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کسی گھر میں 'گھر والے' گھر کے سربراہ سے شاکی ہوں تو وہ نیکی کے کسی درجہ پر بھی فائز ہونے کی امید نہیں کر سکتا۔ ہماری اس بات کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہاں میں یہ سب باتیں جانتا ہوں۔

ہم نے عرض کیا کہ دور حاضر میں دنیا کے اس سب سے قدیم مسئلے 'یعنی میاں بیوی اور گھروں کے تعلقات' کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک نہایت پر اثر اور کار آمد بات بتائی ہے۔ اور گھریلو تعلقات میں بہتری قائم کرنے کی جو تلقین اس سے قبل کی جاتی رہی تھی اس کے اس سے بہتر تشریح کبھی نہیں کی گئی۔ وہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ میاں بیوی کا تعلق آپس میں دو گہرے اور حقیقی اور بے تکلف دوستوں کا ہونا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دو گہرے دوست ہر بات ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے تعلق اور دوستی اور بے تکلفی کے باوجود ایک دوسرے کا احترام بھی دل میں رکھتے ہیں۔ ایک ناراض ہو جائے تو دوسرے کی جان پر بن جاتی ہے اور دوسرا ناراض ہو جائے تو پہلے کو فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ وہ وقت کس طرح آئے کہ دونوں پھر سے پہلے سی محبت کرنے لگیں۔

جب ہم نے اپنی بات ختم کر لی تو وہ صاحب جماہی لے کر بولے۔ ہاں میں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ ارشاد پڑھا ہوا ہے۔ حضرت صاحب نے نہایت اچھی اور کار آمد بات بیان کی ہے۔

پھر ہم نے عرض کیا کہ حضرت بانی سلسلہ کی پاکیزہ گھریلو زندگی کا جو لب لباب گھر کی ایک ان پڑھ اور سادہ طبع ملازمہ نے نکالا تھا وہ یہ تھا کہ ''مرجا بیوی دی گل بڑی منداا ے'' (یعنی مرزا صاحب اپنی بیوی کی بات بہت مانتے ہیں)۔ یہ بھی انہی پیارے اور قابل قدر ارشادات کی تشریح کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے کہ خاوند کا تعلق بیوی سے اس شان کا ہو کہ گھر کے تعلقات دیکھ کر دوسرے لوگ بے ساختہ پکار اٹھیں کہ ہاں یہ شخص ہے جو اپنی بیوی کا صحیح خیال رکھتا ہے۔ گویا کہ اس شخص کے عمل کی شہادت دینے والے اس کے اپنے عزیز دوست' رشتہ دار یا واقف کار ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی شخص اپنی دانست میں گھریلو معاملات میں ٹھیک ہے اور سارے احکامات پر درست طور پر عمل کر رہا ہے۔ مگر اس کے ملنے جلنے والوں اعزہ و اقارب کی شہادتیں اس کی تائید نہیں کرتیں تو اس کا یہ اطمینان قبولیت کے لائق نہیں کہ وہ دین کے احکامات پر عمل کر کے گھر کو جنت نشان بنا رہا ہے۔ اس کے عمل کی شہادت تو دوسروں سے ملنی چاہئے۔

ہماری یہ بات سن کر ان صاحب نے ایک بار پھر کہا کہ ہاں میں نے حضرت بانی سلسلہ کے بارے میں گھر کی ملازمہ کا یہ بیان کئی دفعہ سنا ہے اور پڑھا ہے۔ بے شک یہ حضرت بانی سلسلہ کی پاکیزہ زندگی پر ایک بڑی واضح شہادت ہے۔

قارئین کرام سے ہم یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ ایسا شخص جو ہر بات جانتا ہے' سب نیک نصائح اس نے پڑھ رکھی ہیں' شاید وہ خود بھی ان اچھی باتوں کو بیان بھی کرتا رہتا ہو' اس کو جب یہ باتیں یاد دلائی جائیں تو اس کا اطلاق اپنے گھر پر کرنے پر تیار نہ ہو۔ اسی کا جواب ہر بات کے جواب میں یہی ہو کہ 'ہاں میں جانتا ہوں۔ اور اتنا کہہ کر بات وہیں کی وہیں رہے۔ وہ گھر جس کو جنت ہونا چاہئے وہ ناراضگیوں جھگڑوں اور پریشانیوں کی آماجگاہ بنا رہے۔ وہ بیوی جس کے کانچ سے زیادہ نازک دل کی حفاظت کا حکم ہے وہ اپنے احساسات کو ٹھیس لگنے سے چُور چُور ہوئی پڑی ہو۔ گھر میں ناراضگی ہو تو وہ جس کو سربراہ بنایا گیا ہے جو قوام ہے وہ صلح کرنے میں پہل نہ کرے۔ وہ دل جیتنے کو کوئی اہمیت نہ دے۔ اور یہ کہتا رہے کہ میں گھر میں سب کچھ تو دیتا ہوں۔ اور یہ کیا چاہتی ہے۔ اس کو احساس ہی نہیں ہو تا کہ باہمی محبت' احترام اور خلوص یہ وہ باتیں ہیں جن کی بھوکی ہر عورت ہوتی ہے۔

قارئین کرام ساری باتیں جاننے والوں کے یہ جواب سن کر' کہ میں سب جانتا ہوں' آخر کیا کیا جائے۔ صورتِ حال کس طرح سدھرے؟ اصلاح کیسے ہو!!

ایسی گفت و شنید جاری ہو
جس کا انجام بھی نظر آئے
ہو گئی ہے فضا سکوں آمیز
کاش ایسی کوئی خبر آئے
دل میں جذبہ یہ کلبلاتا ہے
رات کٹ جائے اور سحر آئے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے ادھر ہم نے یہ سامان پیدا کر دیا کہ زمین کو ہم نے ایسا بنایا جسے تم بستر کے طور پر استعمال کرتے ہو۔ پھر ہم نے پہاڑوں کو بنایا جو تمہارے لئے سہارے کا بھی موجب ہیں اور وہ زمین کی حرکت مضرہ کو بھی روکنے کا ذریعہ ہیں دوسری طرف ہم نے تمہارے اندر یہ بات رکھ دی ہے کہ ہم نے تم کو زوج بنایا ہے۔ زوج کے معنے جوڑے کے ہوتے ہیں چنانچہ نر کو بھی زوج کہتے ہیں اور مادہ کو بھی زوج کہتے ہیں۔ خدا نے تم کو جوڑا بنایا ہے یعنی نر و مادہ کی صورت میں اس نے تم کو پیدا کیا ہے گویا ایک طرف زمین میں یہ قابلیت رکھی ہے کہ تم اس کی طرف اسی طرح لوٹتے ہو جیسے بستر کی طرف۔ جس طرح انسانی جسم میں جب تھکان پیدا ہو جائے تو وہ آرام کے لئے اپنے بستر کی طرف جاتا ہے اسی طرح جب بھی تمہیں کوئی ضرورت محسوس ہوتی ہے یا تمہیں کسی تکلیف کا احساس ہوتا ہے تم زمین کی طرف توجہ کرتے ہو اور تمہیں اپنی تمام ضروریات زمین میں سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً غذا ہے انسان کو کھانے کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہو زمین سے وہ مہیا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح لباس ہے اللہ تعالیٰ انسان کی اس ضرورت کو بھی زمین سے ہی پورا کرتا ہے۔ غرض انسان جب بھی کوئی ضرورت محسوس کرتا ہے زمین سے اللہ تعالیٰ اس کی وہ ضرورت پوری کر دیتا ہے اور وہ اسی طرح زمین سے آرام حاصل کرتا ہے جس طرح بستر سے انسانی جسم راحت حاصل کرتا ہے۔ پھر جبال بھی زمین کے لئے تقویت اور سہارے کا موجب ہیں۔ درحقیقت زمین میں بعض نقائص ایسے تھے جن کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا سلسلہ جاری کر دیا۔ اگر پہاڑ نہ ہوتے تو زمین کئی فوائد سے محروم رہ جاتی۔ مثلاً پہاڑوں کا یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ وہ اس پانی کو جو زمین کی زندگی کا ذریعہ ہے جمع رکھتے ہیں کیونکہ برف پہاڑ کی چوٹیوں پر ہی پڑتی ہے اور پھر وہ برف پگھل کر زمین کے لئے سال بھر کے لئے پانی مہیا کر دیتی ہے۔ اسی طرح قسم قسم کی بوٹیاں ہیں جو پہاڑوں پر پیدا ہوتی اور بنی نوع انسان کے کام آتی ہیں۔ زمین کو انسان چونکہ اپنی رہائش کے لئے آباد کرتا ہے اس لئے وہ پروا نہیں کرتا کہ زمین کو قابل رہائش بنانے کے لئے وہ کون کون سی چیزیں تلف کر رہا ہے۔ جب بھی اسے اپنی رہائش کے لئے یا اپنے اور کاموں کے لئے زمین کی ضرورت محسوس ہوتی ہے وہ بلا دریغ ان سب چیزوں کو تلف کر دیتا ہے جو زمین پر موجود ہوتی ہیں۔ اگر درخت اگے ہوئے ہوں تو ان کو کاٹ دیتا ہے بوٹیاں موجود ہوں تو ان کو اکھیڑ دیتا ہے کیونکہ اسے ضرورت ہوتی ہے کہ اپنی رہائش کے لئے زمین کو صاف کرے۔ پس چونکہ زمین کو انسان نے آباد کرنا تھا اس میں اپنی رہائش کے لئے اس نے مکان بنانے تھے۔ سڑکیں بنانی تھیں۔ کھیت بونے تھے۔ راستے تیار کرنے تھے اور یہ چیزیں تقاضا کرتی تھیں کہ زمین صاف ہو اس لئے انسانی عادت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ زمین کو بالکل صاف کر دیتا ہے اور تمام روئیدگیوں وغیرہ کو لغو سمجھ کر کاٹ دیتا ہے۔ حالانکہ ان بوٹیوں میں جن کو کاٹ رہا ہوتا ہے اور جن کو وہ بالکل لغو اور بے کار سمجھ رہا ہوتا ہے ہزاروں بوٹیاں ایسی ہوتی ہیں جو نہایت ہی مفید ہوتی ہیں اور کئی قسم کی بیماریوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ پس اگر میدان ہی میدان ہوتے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ انسان ساری چیزیں اکھیڑ دیتا۔ حالانکہ ان میں بیسیوں چیزیں ایسی ہو سکتی تھیں جو اس کے لئے نہایت مفید ہوتیں۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہاڑ بنا دئے ہیں۔ وہاں جس طرح پانی محفوظ ہوتا ہے (کیونکہ برف پہاڑوں پر ہی پڑتی ہے) اسی طرح ہزاروں قسم کی بوٹیاں جو انسانی صحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں اور جو اگر ہموار زمین پر ہوتیں تو انسان ان کو کاٹ کر فنا کر چکا ہوتا وہاں محفوظ رہتی ہیں اس طرح پہاڑ زمین کے لئے سہارے کا موجب بن جاتے ہیں۔

ان امور کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے تمہیں نر و مادہ بنایا ہے جس کی وجہ سے تمہاری نسل چلتی ہے۔ یعنی ایک طرف زمین میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے بے انتہاء فوائد جو زمینی قوتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ ختم ہونے والے ہیں رکھے ہیں اور دوسری طرف اس نے جبال بنائے ہیں جن سے یہ فوائد عملی صورت میں بھی مستقل ہو جاتے ہیں۔ گویا زمین بھی فائدہ کا موجب ہے اور جبال بھی زمین کو مستقل حیثیت دے دیتے ہیں۔ پس ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان سلسلہ تمہارے لئے جاری کیا ہوا ہے دوسری طرف تمہاری نسل قائم کرنے کے لئے اس نے تمہیں ازواج یعنی نر و مادہ بنا دیا ہے۔ اب کیا یہ عجیب بات نہیں کہ خدا نے تمہارے لئے ایک طرف تو زمین کو پیدا کیا جس سے تم اپنے کھانے کا سامان حاصل کرتے ہو اپنے پینے کا سامان حاصل کرتے ہو۔ اپنے لباس کا سامان حاصل کرتے ہو۔ اپنی رہائش کا سامان حاصل کرتے ہو۔ اور دوسری طرف اس نے پہاڑ بنا دئے جن سے یہ فوائد ایک مستقل صورت اختیار کر گئے ہیں تیسری طرف اس نے تمہیں نر و مادہ بنا دیا تاکہ تمہاری نسل قائم رہے اور مستقل صورت اختیار کرے اور تم ان چیزوں سے ہمیشہ فائدہ اٹھاتے رہو۔ مگر تمہاری یہ حالت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس لمبے سلسلہ پیدائش کے متعلق تم یہ کہہ رہے ہو کہ یہ سب لغو اور فضول ہے ان کی پیدائش کسی حکمت پر مبنی نہیں۔

زوج کے ایک معنے صنف کے بھی ہوتے ہیں اس لحاظ سے (-) یہ مفہوم ہو گا کہ ہم نے تم کو مختلف اقسام میں پیدا کیا ہے یعنی کوئی شخص تم میں سے ایسا ہے جو تصویر کشی کی رغبت رکھتا ہے۔ کوئی ایسا ہے جو نجار بننے کی قابلیت رکھتا ہے۔ کوئی ایسا ہے جسے سائنس میں انہماک ہے۔ کوئی ایسا ہے جو حساب سے دلچسپی لیتا ہے کوئی ایسا ہے جو تاریخ کی طرف مائل ہے۔ غرض ہم نے تم کو مختلف اقسام میں تقسیم کر دیا ہے۔ اگر سب طبائع یکساں ہوتیں تو دنیا ایک ہی حالت میں چلتی چلی جاتی اور اس میں کسی قسم کی ترقی نہ ہوتی۔ مگر ہم نے انسانی دماغ کو اتنا متنوع بنایا ہے اور اس قدر اقسام در اقسام صورت میں ترقیات کا میدان اس کے لئے کھولا ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے مذاق اور اپنی اپنی طبیعت کے مطابق جس لائن کو چاہتا ہے اختیار کر لیتا ہے۔ کوئی دنیا میں مشغول ہے۔ کوئی دین میں مشغول ہے کوئی سائنس کی طرف توجہ کر رہا ہے کوئی علم الاخلاق میں ترقی کر رہا ہے۔ کوئی علم ہندسہ میں سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ کوئی تاریخ سے اپنی دلچسپی کا اظہار کر رہا ہے۔ غرض اپنے اپنے رنگ میں انسانی فطرت اس میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ تنوع اس بات کی دلیل ہے کہ انسان میں خدا تعالیٰ نے کسی غیر مرئی چیز کو پالینے کی رغبت پیدا کی ہے اور اس کے اندر یہ تڑپ رکھی ہے کہ وہ اس مخفی اور غیر مرئی چیز کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرے۔ چنانچہ اس کوشش اور تلاش میں کوئی کسی طرف دوڑ رہا ہے اور کوئی کسی طرف دوڑ رہا ہے جیسے پانی جب بہایا جاتا ہے تو وہ نشیب کی طرف بہہ پڑتا ہے اسی طرح انسانی طبیعت اپنے اپنے مذاق کے مطابق مختلف رستوں پر دوڑ رہی ہے۔ کوئی کسی رستہ سے اس چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور کوئی کسی رستہ سے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کسی خاندان کا بچہ کھویا جائے تو اس خاندان کے کچھ افراد مشرق کو چل پڑیں گے۔ کچھ مغرب کی طرف چلے جائیں گے۔ کچھ شمال کی طرف دوڑ پڑیں گے اور کچھ جنوب کی سمت اختیار کر لیں گے مگر مقصد سب کا ایک ہی ہو گا کہ کسی طرح اس بچہ کو ڈھونڈا جائے۔ اسی طرح انسانی فطرت مختلف رستوں پر مختلف جہات کی طرف بھاگ رہی ہے جو ثبوت ہے اس بات کا کہ کوئی چیز ایسی ہے جس کے متعلق فطرت یہ محسوس کرتی ہے کہ اسے حاصل کرنا چاہئے۔ مگر چونکہ اسے علم نہیں کہ وہ کہاں ہے اس لئے مختلف جہات سے وہ اس چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتی ہے یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ انسانی فطرت اپنے لئے کسی ایسے مقصود کی طالب ہے جس کے مقام کا علم خود اسے اپنی ذات کے اندر سے نہیں حاصل ہوتا اور چونکہ اسے اپنی ذات سے اس کے مقام کا علم حاصل نہیں ہوتا اس لئے وہ مختلف جہات سے اس کو تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے اور یہ حالت چلتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا کلام نازل کر کے اس مقصد کو ظاہر کر دیتا ہے پھر انسان کی تسلی ہو جاتی ہے اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ وہ مقصد میں نے پالیا جس کے لئے میں کوشش کر رہا تھا اور جس کے لئے خدا نے مختلف قسم کے مادے انسانی فطرت میں پیدا کئے تھے گویا ایک طرف زمین اور جبال کی پیدائش کا سلسلہ اور دوسری طرف انسانی فطرت میں تنوع کا پایا جانا اور مختلف الطبائع انسانوں کا مختلف جہات کی طرف اپنے مقصد کے حصول کے لئے دوڑنا یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ انسان کے سامنے کوئی بہت بڑا مقصد ہے جس کے حصول کے لئے اس نے کوشش کرنی ہے۔ پس انسانی فطرت کی یہ کشمکش ایک طرف کلام الٰہی کی ضرورت پر دلالت کرتی ہے دوسری طرف بعث بعد الموت پر دلالت کرتی ہے اور تیسری طرف کلام الٰہی کے نزول کے بعد اس کے غلبہ پر بھی دلالت کرتی ہے کیونکہ اگر کلام الٰہی کا غلبہ نہیں ہونا تھا تو پھر اس کے نزول کا کوئی فائدہ نہ تھا پس یہ امر کلام الٰہی کے غالب آنے پر بھی دلالت کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ زمین جس پر انسان بستا ہے اس میں بے انتہاء اشیاء اور قوتیں پیدا کر کے اور پہاڑوں کے ذریعہ سے خورونوش اور سائنٹفک ترقیات کے سامانوں کو مستقل رنگ دے کر اور انسانوں کو اس صورت میں پیدا کر کے وہ مختلف مزاجوں کے مطابق زمین کی مختلف قابلیتوں کو ترقی دیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور پھر انسان کو بھی مرد و زن بنا کر اور ایک مستقل قائم رہنے والے وجود کی شکل دے کر اللہ تعالیٰ نے ثابت کر دیا ہے کہ انسان غیر محدود ترقیات کے لئے اور دائمی زندگی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اگر یہ بات ثابت ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اس دنیا میں فنا ہونے والے انسان کے لئے کسی اور دنیا میں دائمی زندگی کا سامان مہیا ہونا چاہئے اور اس دائمی زندگی کے لئے کوئی ہدایت نامہ اور اس ہدایت نامہ پر چلنے والوں کے لئے کامیابی کی ضمانت بھی ہونی چاہئے۔ ورنہ کارخانہ عالم بیکار محض ثابت ہوتا ہے۔

ایک اچھی بات

جب تک انسان سچا صاحب ایمان نہیں بنتا اس کے نیکی کے کام خواہ کیسے ہی عظیم الشان ہوں وہ ریاکاری کے ملمع سے خالی نہیں ہوتے۔ لیکن چونکہ ان میں نیکی کی اصل موجود ہوتی ہے اور یہ وہ قابل قدر جوہر ہے جو ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس لئے باایں ہمہ ملمع سازی و ریاکاری وہ عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے فرمایا۔

اے احمدی عالمو' ادیبو' مصنفو' سیاست دانو' وجاہت والو' عہدہ دارو' منصب جلیلہ پر فائز ہونے والو اور اے وکیلو' ڈاکٹرو' تاجرو' پیشہ ورو صناعو اور موجدو یعنی مختلف کاموں کے اہلو اور ہاں میری طرح بعض نااہلو!

الفضل کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بازو سمجھ کر اسے مضبوط کرو اور اگر وہ کمزور ہونے لگے تو اپنے خون سے اسے قوی اور طاقت ور بناؤ۔ نیز اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لہلہاتا اور سرسبز باغ تصور کر کے اپنی قلموں کے پانی سے اس کی آب پاشی کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم مہر محمد اعظم سیال سرگانہ

ریاض احمد سرگانہ

میرے دادا مہر محمد اعظم ولد مہر احمد سیال سرگانہ آف موضع باگڑ' تحصیل کبیروالہ ضلع خانیوال کو خدا کے فضل سے 1902ء میں احمدیت میں داخل ہو کر رفیق حضرت بانی سلسلہ بننے کی سعادت ملی۔

میرے دادا جان حق کی تلاش میں کئی پیروں کے پاس گئے لیکن دل کو تسلی نہ ہوئی۔ آخر تھک ہار کر دعاؤں میں لگ گئے۔ خدا نے ان کی دعاؤں کو سن لیا اور انہیں سچے راہبر کا پتہ بذریعہ خواب دے دیا۔

میرے والد صاحب مہر عاشق محمد (سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باگڑ سرگانہ) اپنی خود نوشت سوانح حیات میں اپنے والد بزگوار یعنی میرے دادا جان کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں۔

"میں دو سال کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قدرت کامل سے میرے والد صاحب کو احمدیت کی مبارک تحریک میں شمولیت سے نوازا۔ جس کا ذکر کرنا میرے لئے ثواب کا موجب ہو گا۔

میرے والد صاحب جماعت ششم تک تعلیم یافتہ تھے۔ گلستان۔ بوستان فارسی میں پڑھے ہوئے تھے۔ ابتدائی طریقہ تعلیم اعلیٰ تھا۔ اچھے مضمون نویس تھے۔ علم طب بھی حاصل کیا ہوا تھا۔ خیراتی رنگ میں بیماریوں کے لئے نسخہ لکھ دیتے تھے۔ جس سے غرباپروری لوگوں کے لئے ہو جایا کرتی تھی۔ ان دنوں ان کے نسخہ پر ڈیڑھ آنہ سے زیادہ خرچ نہیں آتا تھا۔ نسخہ میں شفا کا دخل زیادہ تھا۔

ذیلداری کا عہدہ میرے پردادا صاحب کو ملا۔ ان کی وفات پر دادا صاحب ذیلدار ہوئے مارچ 1922ء میں ان کی وفات پر ذیلداری کے حقوق والد صاحب نے اپنے چچا مہر محمد اسماعیل کے حق میں حکومت میں بیان دے دیئے۔ جس سے وہ ذیلدار قرار دئے گئے میرے دادا صاحب مہر احمد۔ مولوی عبدالرحمٰن ولد مولوی عبداللہ صاحب حنفی المذہب کے دست بیعت تھے۔ جن کا مزار محلہ قدیر آباد ملتان شہر میں ہے۔ میرے جملہ چچے ان کے مرید تھے۔ وہ چھ ماہ کے بعد اپنے مریدوں کے پاس جھنگ تک جاتے تھے چونکہ ان کی شادی جھنگ شہر میں ہوئی ہوئی تھی۔ راستہ میں ہمارا گاؤں باگڑ پڑتا تھا۔ ایک دن کے لئے ہمارے گاؤں میں ٹھہر جاتے تھے' جن کے ساتھ چھ درویش ہوتے تھے' جو مولوی عبدالرحمٰن کو عرشہ پر اٹھاتے تھے۔ عرشہ ایک پلنگ کو کہتے تھے' جس پر نیلا کپڑا لگا ہوتا تھا۔ اور کپڑا کھجور کی چھڑیوں سے پلنگ سے بندھا ہوتا تھا' جو مولوی صاحب کو دھوپ سے بچاتا تھا۔ مولوی صاحب کی آمد سے گرد و نواح کے مرید بغرض ملاقات آ جاتے تھے۔ 50 کے قریب لوگوں کا مجمع ہو جاتا تھا۔ جن کے تناول کا انتظام حسب ہدایت دادا صاحب' میرے والد صاحب کو کرنا پڑتا تھا۔

دادا صاحب نے خواہش ظاہر کی' کہ میرے والد صاحب بھی مولوی صاحب کے دست بیعت ہو جائیں۔ مگر میرے والد صاحب نے جواب دیا کہ جب تک میرا دل ان کے لئے نہ کھلے میں جبراً ایسا کرنے کو تیار نہیں ہوں۔

1900 کے لگ بھگ کی بات ہے ایک دن 20 روپے دادا صاحب نے میرے والد صاحب کو اس لئے دئے کہ گولڑہ شریف میں جا کر پیر مہر علی شاہ کی اقتدا میں ایک ہفتہ رہو۔ اگر دل چاہے تو ان کی بیعت کر کے آؤ۔ لیکن وہ ہفتہ کے بعد وہاں سے بے نیل و مرام واپس آئے۔ پھر دادا صاحب نے 20 روپے مزید دیئے اور کہا کہ تونسہ شریف میں جا کر گدی نشین کے پاس ایک ہفتہ رہو۔ اگر دل مانے تو ان کی بیعت کر کے آؤ۔ لیکن بدستور والد صاحب بے نیل و مرام واپس آئے۔ پھر دادا صاحب نے 20 روز مزید دیئے اور کہا کہ پیر قطب شاہ ساکن سندیلیانوالہ کے پاس جاؤ۔ لیکن بدستور والد صاحب بے نیل و مرام واپس آئے۔

یہ امر دادا صاحب پر شاق گزرا۔ کہ میرا پسر کلاں بلا مرشد پھرتا ہے۔ میرے والد صاحب نے عبادات میں دعا مانگنی شروع کی۔ کہ اپنے کرم سے کسی راہبر کے ساتھ الحاق پیدا کر۔

گرمی کے موسم میں شب کو کوٹھے پر سوئے ہوئے تھے کہ رات کو پیشاب کی خاطر اٹھے۔ پیشاب سے فارغ ہو کر سو گئے۔ خواب میں کیا دیکھتے ہیں۔ ہمارے گاؤں کے ساتھ خام سڑک سرائے سدھو سے عبدالحکیم کو جاتی ہے اس کے کنارے پر کھڑا ہوں۔ تین ہزار کے قریب مجمع سڑک سے گزرا جو عبدالحکیم جا رہے تھے۔ پوچھا۔ کیسے جا رہے ہو۔ کہنے لگے (حضرت بانی سلسلہ) عبدالحکیم سے بجانب خانیوال گزریں گے۔ ان کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ والد صاحب ان کے ساتھ ہو لئے۔ جب عبدالحکیم کے سٹیشن پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں۔ ایک انبوہ کثیر سٹیشن کے پلیٹ فارم پر موجود ہے۔ امام صاحب کی ٹرین آئی۔ انہوں نے حکم دیا۔ کہ اشخاص لائنیں لگا کر کھڑکی کے ذریعہ زیارت اور بیعت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ والد صاحب نے کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر عرض کی۔ کہ اگر اجازت ہو تو استنجا اور وضو کر کے آپ سے دست بیعت ہو جاؤں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا۔ کہ میری گاڑی آپ کے اس کام کے باعث لیٹ ہو گی۔ میری گاڑی نے کل عالم کا سفر کرنا ہے۔ لہٰذا بغیر وضو ہی بیعت کر لو۔ چنانچہ والد صاحب نے بیعت کر لی۔ اور پوچھا۔ دوبارہ آپ سے ملنا چاہوں تو کہاں زیارت کر سکتا ہوں۔ اس پر آپ نے ارشاد کیا۔ کہ قادیان ضلع گورداسپور میں مل سکتے ہو۔

خواب ختم ہوا۔ سویرے گاؤں کے پرائمری سکول میں گئے۔ وہاں پر ایک ہندو معلم رہتا تھا۔ اس سے قادیان کا راستہ دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ وہاں پر حضرت بانی سلسلہ رہتے ہیں چنانچہ گھر سے چل پڑے۔ گاڑی کے ذریعہ بٹالہ پہنچا۔ وہاں سے بذریعہ ٹانگہ قادیان پہنچا۔ وہاں سے حضرت بانی سلسلہ کا پتہ کیا۔ معلوم ہوا۔ آپ بیت مبارک میں تشریف رکھتے ہیں۔ جو کہ زینوں کے اوپر تھی۔ وقت کے لحاظ' دوبجے ظہر کا وقت تھا۔ جب بیت میں پہنچا تو عبادت ہو چکی تھی اور حضرت بانی سلسلہ حاضرین سے گفتگو فرما رہے تھے۔ میں نے حاضرین کو سلام کہا۔ حضرت صاحب نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ کہاں سے آئے۔

والد صاحب نے عرض کی۔ ملتان سے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ میرا کوئی پیغام پہنچا۔ والد صاحب نے جواب دیا۔ پیغام تو نہیں۔ البتہ خواب کے ذریعہ آپ کی بیعت کی ہے۔ اب ظاہر میں بیعت کرنے حاضر ہوا ہوں۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا جس شخص سے خواب میں بیعت کی ہے۔ کیا اس کی شکل مجھ سے ملتی ہے۔ والد صاحب نے عرض کی۔ آپ ہی کی ذات گرامی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ چند دن میری رفاقت میں رہو۔ پھر بیعت کر لینا۔ سہ ایام حضرت صاحب کے قدموں میں رہا۔ اور عرض کی۔ کہ گھر کی ذمہ داریاں اجازت نہیں دیتیں۔ کہ مزید ٹھہروں از راہ تلطف میری بیعت لیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے بیعت لی۔ اور مجھے دعا سے رخصت کیا۔ ادھر میری والدہ صاحبہ میرے برادر کلاں مہر محمد یار اور خاکسار کو چار یوم اپنے ساتھ گاؤں میں لے کر سوئی رہی۔ ان ایام میں میری والدہ صاحبہ کو خواب میں دکھایا گیا۔ کہ تیرے خاوند کو جو ایک تیز وجود تھا۔ اب ریشم کی طرح نرم کر کے ہم بھیج رہے ہیں۔ جب والد صاحب گاؤں میں پہنچے۔ تو والدہ صاحبہ نے ان کو نرم انسان پایا۔ خداوند تعالیٰ کے پیاروں کے وجود کا جب کسی انسان سے الحاق پیدا ہو جائے۔ تو اس کی تمام سختیاں ترشیاں غائب ہو جاتی ہیں۔

سال 1902ء میں حضرت بانی سلسلہ سے بیعت کر کے ان کے رفیق قرار پائے۔ سال 1906ء میں آریہ قوم نے بڑے پیمانے پر لاہور میں جلسہ کیا۔ تمام مذاہب کے لوگوں کو جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ محکمہ ریلوے سے کرایہ میں نصف کی رعائت کروائی۔ والد صاحب نے رعائت کا مفاد اٹھانے کی خاطر اپنے والد صاحب اور چچا مہر محمد اسماعیل کو تیار کیا۔ کہ لاہور سے ہو کر قادیان جائیں گے۔ چنانچہ ان کو لے کر قادیان پہنچے۔ دو یوم قیام کیا۔ اور حضرت بانی سلسلہ کی زیارت کرائی لیکن ہر دو نے بیعت کرنے سے انکار کیا۔

مارچ 1927ء میں والد صاحب سخت بیمار ہوئے۔ میرے والد صاحب رات 9 بجے وفات پا گئے۔ رات کے وقت چند آدمیوں کی معرفت علی پور بندیشہ مخدوم پور۔ دیوا سنگھ والا۔ قتالپور میں اطلاع بھجوائی تاکہ احمدی احباب حاضر ہو کر جنازہ میں شامل ہوں۔

شام کے وقت عورتیں اور مرد اس انتظار میں تھے کہ احمدی کی موت پر کوئی نیا انکشاف ہو گا۔ سویرے نہلانے کے وقت مہر جان محمد نے اپنے برادر کو نہلایا۔ جب کفن دے کر میدان میں بغرض جنازہ لایا گیا تو موضع باگڑ کے سات صد افراد سات صفیں باندھ کر حاضر ہوئے۔ مہر محمد اسماعیل میرے دادا صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم اس کا جنازہ پہلے پڑھیں ہم نے اجازت دے دی۔ بعد میں 20 افراد احمدی مختلف دیہات سے آئے۔ دوسرا جنازہ احمدیوں نے پڑھا۔ میت کو اٹھا کر سرائے سدھو لے گئے جو چار میل کی مسافت پر تھا۔ جہاں پر گورستان ہے۔ وہاں پر قتال پور سے 10 احمدی جنازہ کے لئے آئے۔ انہوں نے تیسرا جنازہ ادا کیا۔

جس دن والد صاحب قبر میں داخل ہوئے۔ ماہ رمضان کی یکم تھی۔ اور جمعہ کا روز تھا۔ بارش کی دھیمی چھینٹیں پڑ رہی تھیں۔ 3۔ بجے دن کا وقت تھا۔"

میرے داد مہر محمد اعظم صاحب خدا کے فضل سے دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے قابل ذکر شخصیت تھے۔

میرے دادا جان کو اپنے والد صاحب سے 10 مربعہ زمین اور ذیلداری کا عہدہ ملا' لیکن دین سے زیادہ لگاؤ رکھنے کی وجہ سے آپ نے یہ عہدہ اپنے چچا مہر محمد اسماعیل کو دے دیا۔

میرے دادا جان عبادات کے پابند اور کلام الٰہی کی تلاوت بڑی کثرت سے کرتے تھے۔ والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ بعض اوقات چار چار' پانچ پانچ سیپارے ایک دن میں پڑھ جاتے ورنہ ایک سیپارہ روزانہ پڑھنا تو ان کے معمول میں تھا۔

دادا جان نے احمدیت قبول کرنے کے بعد موضوع باگڑ سرگانہ میں سرگانوں کو بڑے جوش و خروش سے دعوت الی اللہ کرنی شروع کی۔

1902ء میں میرے پردادا نے اکیلے 18 ہزار کی مالیت سے باگڑ کی بستی میں بہت بڑی بیت الذکر تعمیر کروائی۔ اس میں مولوی غلام قادر دیوبندی' درویشوں کو پڑھانے کے لئے رکھا۔ اس مولوی صاحب سے دادا جان اکثر احمدیت کے موضوع پر بحث مباحثہ کرتے رہتے تھے۔

پہلی دفعہ حافظ جمال احمد صاحب کو قادیان سے باگڑ مناظرہ کے لئے بلوایا' دوسری دفعہ پھر مولوی صاحب کو قادیان سے بلوایا گیا۔ اور مکالمہ ہر دو صاحبان کا ہوا۔

تیسری دفعہ مولوی عبدالغفور صاحب کو قادیان سے بلوایا گیا۔ برادری کو جمع کر کے ان کو پیغام حق سنایا۔ لیکن حق کا کسی پر اثر نہ ہوا۔

چوتھی دفعہ مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو قادیان سے منگوایا۔ تقریر کھلے میدان باگڑ میں ہوئی۔ شامیانے لگوائے گئے دو دن تقاریر ہوتی رہیں۔

دادا جان کی ان کوششوں کے نتیجہ میں مہر صالح محمد سرگانہ احمدیت سے متاثر ہوا اور 1910ء سے 1917ء تک 7 سال دادا جان کے زیر دعوت بھی رہے اور ذاتی تحقیق و جستجو بھی کرتے رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ پھل دادا جان کو 1917ء میں عطا فرمایا۔ مہر صالح محمد سرگانہ نے احمدیت قبول کر لی اور ساتھ ہی وصیت کر کے موصی کہلانے کا شرف بھی حاصل کیا۔ ان کی میت قادیان نہ پہنچ سکی لہٰذا کتبہ قادیان بہشتی مقبرہ میں لگایا گیا۔

میرے دادا جان کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ جن میں سے دو بیٹوں کو خدا نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت پہ قائم رہنے کی توفیق دے رکھی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دادا جان کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد حنیف بھٹی میرپور خاص

محترم صوبیدار عبدالرشید بھٹی صاحب

میرے بھائی صوبیدار عبدالرشید صاحب بھٹی 1929ء کے لگ بھگ مقبوضہ کشمیر میں موضع کوٹلی کالا بن ضلع راجوری میں پیدا ہوئے۔ احمدیت ہم تمام بہن بھائیوں کو ورثہ میں ملی۔ میرے بھائی اس ورثہ کے لئے فدائیت کا رنگ رکھتے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت احمدیہ بھون میں 1976ء تا 1982ء بطور سیکرٹری مال اور زعیم انصاراللہ مجلس خدمات بجا لاتے رہے۔ اپنے عہدہ کے جماعتی ریکارڈز انتہائی خوبصورت انداز سے اور صفائی سے بناتے جن سے ان کی سلسلہ کے کاموں میں دلی وابستگی اور لگن ظاہر ہوتی تھی۔

بھون میں انہوں نے بڑی تگ و دو کے ساتھ بیت الذکر احمدیہ کی از سرنو تعمیر کروائی۔ تمام جماعت کا عمومی ان کے ساتھ تعاون رہا لیکن مکرم صدر الدین صاحب اور ہمارے سب سے بڑے بھائی مکرم عبدالحلیم صاحب نے عملی طور پر تعمیری کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ احاطہ بیت الذکر وسیع کیا گیا اور معلم صاحب کے لئے رہائش و قیام کا انتظام کیا گیا۔

جولائی 1982ء میں بھون سے ربوہ منتقل ہو کر محلہ دارالعلوم جنوبی میں قیام پذیر ہوئے یہاں بھی ان کو اللہ تعالیٰ نے 1991ء تک بطور زعیم انصاراللہ حلقہ اور پھر سیکرٹری اصلاح و ارشاد خدمات بجالانے کی توفیق دی۔ یہاں محلہ کے لئے بیت الذکر بشیر تھی جو محترم ڈاکٹر محمد شریف صاحب ڈینٹسٹ کی ملحقہ سکنی آبادی سے دور تھی اس لئے وہاں سے جا کر عبادت بجالانے میں اہل محلہ کو تکلیف تھی۔ محترم صوبیدار صاحب نے محترم ڈاکٹر محمد شریف صاحب ڈینٹسٹ کو توجہ دلائی کہ آپ نے اپنی کالونی بناتے وقت ایک گھر کا خیال نہیں رکھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب ان کی بات فوراً سمجھ گئے اور انہوں نے اولین فرصت میں مکمل طور پر اپنے خرچ سے اپنی سکنی اراضی کے تقریباً وسط میں "بیت الذکر" تعمیر کر کے اہل محلہ کو پیش کر دی۔ اللہ تعالیٰ اس محرک کو اور محترم ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر دے اور اہل محلہ کو اس کو بھرپور آباد رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار جب ربوہ جاتا تو اپنے دعوت الی اللہ کے کام کا ذکر کرتے۔ جو وہ ضلع جھنگ میں اور چنیوٹ کے ارد گرد کے گاؤں میں وفود کی شکل میں جا کر کرتے۔ اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی مربی سلسلہ بھی لے کر جاتے اور وہاں سے وفود اپنے زیر دعوت دوستوں کے مرکز سلسلہ میں لاتے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک دفعہ وہ اور مربی سلسلہ مکرم منصور احمد بشیر مخالفین کی طرف سے گھیرے میں لے لئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں معجزانہ طور پر اس سے نکالنے اور بچا لینے کا بندوبست فرمایا۔

وہ بہت دعاگو پنج وقتہ باجماعت بیت الذکر میں عبادت گزار تھے اور بلاناغہ روزانہ تلاوت کرنے والے تھے۔

ربوہ منتقل ہونے کی ایک بڑی خواہش ان کی یہ بھی تھی کہ وہ اور ان کی اولاد ہمیشہ امامت سے منسلک رہے۔ قرب مرکز کی تاثیر سے ان میں نیکی، خدمت دین کا جذبہ اور دینی تعلیم سے آراستگی پیدا ہو چنانچہ 1982ء میں اپنے نئے تعمیر کردہ مکان کی جنوبی دیوار میں ایک سیمنٹڈ بورڈ پر اپنے ان دلی جذبات کی۔ اس دعا کو لکھوا کر نصب کروا کر ترجمانی کی اور اپنی اولاد کو اس سے ہمیشہ وابستہ رہنے کا پیغام چھوڑ گئے۔ اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔

"اے ہمارے رب۔ میں نے اپنی بعض اولاد کے ساتھ بنجر وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس سکونت اختیار کی ہے۔ اے ہمارے رب تاکہ وہ عمدگی سے عبادت کو قائم کریں۔"

مجھے یہ بتانے میں فخر محسوس ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی اور دلی حسرت پوری کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دو داماد مولوی فضل احمد صاحب اور مولوی محمد شفیق صاحب مربی سلسلہ دیئے تیسرے داماد مکرم حافظ عبدالمنان صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کے دفتر میں ماہنامہ انصاراللہ میں خدمات بجالا رہے ہیں۔ ایک بیٹی مبارکہ کو بھی مرکز کی طرف سے سب سے پہلی جاری ہونے والی دینی کلاس کا دو سالہ کورس مکمل کروایا۔ بڑا بیٹا عزیزی قاسم الدین لاہور میں حلقہ شاہدرہ کا قائد خدام الاحمدیہ ہے۔ ایک بیٹا عبدالنور بھی تحریک جدید میں انسپکٹر تحریک جدید ہے سب سے چھوٹا بیٹا شفیق احمد ضلع بہاولنگر میں بطور مربی سلسلہ متعین ہے ایک بیٹا ضیاء الدین ملٹری میں بطور نرسنگ اٹنڈنٹ ملازم ہے۔ اپنے محلہ میں ان کا گھر مربیوں کا گھر کہلاتا ہے۔

وفات سے قبل اپنی اولاد کے حق میں تحریری وصیت لکھی ہوئی تھی غالباً ان کو اپنی موجودگی میں سنا بھی دی تھی۔ آپ کی زندگی پر سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کا اللہ تعالیٰ سے دلی تعلق تھا۔

جب تک صحت مند رہے عزیز و اقارب کی ہر خوشی غمی میں جہاں تک بس چلتا شریک ہوتے۔ بیماروں کی عیادت کرتے۔ ہمسائیگی کا حق ادا کرتے 11۔ جولائی بروز جمعہ حسب معمول کام کاج سے فارغ ہو کر جمعہ کی عبادت کی تیاری کر کے پا پیادہ اپنے دو کم سن پوتوں کے ساتھ بیت اقصیٰ میں گئے۔ بعد از فراغت عبادت جمعہ دوستوں اور احباب سے ملے اور پیادہ ہی اپنے کم سن پوتوں کے ساتھ گھر کی طرف چل دیئے۔ راستے میں معلوم ہوتا ہے کچھ گھبراہٹ محسوس کی اور اپنے ایک عزیز مربی سلسلہ مکرم میر عبدالقدیر صاحب کے ہاں گئے پانی وغیرہ پیا باتیں کرتے رہے پھر بچوں کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوئے بیس پچیس قدم چلے ہوں گے کہ دل کی تکلیف ہوئی وہیں بیٹھ گئے اور بچوں کو دوبارہ میر عبدالقدیر کے ہاں پانی لینے کے لئے بھیجا اور ساتھ ہی پیغام دیا کہ انہیں کہیں کہ مجھے گھر چھوڑ آئیں۔

وہ فوراً ہی کار لے کر آ گئے۔ حالت دیکھ کر انہوں نے کہا کہ آپ کی حالت ٹھیک نہیں ہے اجازت دیں تو میں آپ کو ہسپتال لے چلوں ان کی اجازت سے وہ ان کو 4 منٹ میں اپنی کار میں فضل عمر ہسپتال لے گئے جہاں پہنچ کر داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے

اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو ان کی آخری خدمت کرنے کی جزائے خیر دے۔ ہم تمام عزیز و اقارب بشمول بھائی کے بچوں اور بچیوں کے اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے ان کے ممنون ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو جنت میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کے پیش نظر ہمیشہ وہ دعا رہے جو وہ جنوبی حصہ مکان پر کندہ کروا گئے ہیں۔

محمود مجیب اصغر

پاکستان میں پرائیویٹ سیکٹر کے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے

ہمارے ملک کی صنعتی اور زرعی ترقی کے لئے بجلی کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا یہ ضرورت سال بہ سال بڑھتی جا رہی ہے لیکن اس کے مطابق بجلی گھروں میں اضافہ نہیں ہو رہا پبلک سیکٹر (واپڈا اور کے ای ایس سی) کے پاس بجلی پیدا کرنے کی استعداد تقریباً تیرہ ہزار میگاواٹ ہے جو کہ ملک کی ضروریات کے لئے ناکافی شمار کی جاتی ہے اب پرائیویٹ سیکٹر میں بجلی گھر لگانے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے چنانچہ ابھی تک تقریباً چوبیس پاور پراجیکٹس بنا کر واپڈا کو بجلی فراہم کرنے کا ارادہ ہے اور دس پاور پراجیکٹ بنا کر کے ای ایس سی (کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی) کو بجلی فراہم کرنے کا منصوبہ بن چکا ہے۔ ان میں سے بعض پاور پراجیکٹس زیر تعمیر ہیں اور کچھ مستقبل قریب میں آ رہے ہیں۔

جو پراجیکٹس پرائیویٹ سیکٹر میں بن رہے ہیں اور بجلی واپڈا کو دیں گے ان کے نام یہ ہیں حب پاور پراجیکٹ (1300 M W) اے ای سی پاور پراجیکٹ 1 (370 M W) کوہ نور پاور پراجیکٹ (135 M W)، پاور جنریشن سسٹم (120 M W) ساؤتھرن الیکٹرک ڈیزل (120 M W)، اے ای ایس پراجیکٹ II (370 M W) جاپان پاور جنریشن لمیٹڈ (125 M W)، اچ پاور پراجیکٹ فیز نمبر ا روشن (پاکستان) پاور لمیٹڈ (420 M W) صبا پاور کمپنی (125 M W)، ڈیوس انرجی (پرائیویٹ) لمیٹڈ (10 M W)، حبیب اللہ انرجی (150 M W)، فوجی کبیر والا پراجیکٹ (160 M W)، لبرٹی پاور پراجیکٹ (240 M W) اٹرن انرجی لمیٹڈ (15 M W)، ناردرن الیکٹرک پاور کمپنی (6 M W)، ملتان پاور جنریشن (120 M W)، سیکورٹی الیکٹرک پاور کمپنی (310 M W)، رویال پاور پراجیکٹ (475 M W) ازون مرحلہ ا (785 M W)، ایشیاٹیک لمیٹڈ (20 M W)، کنسالیڈیٹڈ الیکٹرک پاور ایشیا لمیٹڈ (C E P A) (1430 M W) حصار کارپوریشن لمیٹڈ (10 M W)، ایم کے پاور (10 M W)۔

جو پراجیکٹ پرائیویٹ سیکٹر میں بن کر کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی کو بجلی فراہم کریں گے ان کے نام یہ ہیں گل احمد انرجی لمیٹڈ (140 M W) ٹرائی سٹار انرجی لمیٹڈ (110 M W)، ٹپال انرجی لمیٹڈ (130 M W)، صباح شپ یارڈ (300 M W)، سٹار / اے بی بی پراجیکٹ (200 M W)، واک اورینٹ پاور پراجیکٹ (20 M W)، ٹریکٹو ہل الیکٹرک سٹی انٹرنیشنل (475 M W) سپنسر پاور پراجیکٹ (مرحلہ ا) (270 M W)، جاپا ہالی ڈیز (134 M W) فیسکو پاور پراجیکٹ (350 میگاواٹ)۔

اس کے علاوہ بھی بعض پراجیکٹس کے منصوبے ہیں جن کی تفاصیل قبل از وقت ہوں گی۔

واپڈا کے پاس دو قسم کے بجلی پیدا کرنے کے پاور سٹیشن ہیں ہائیڈل اور تھرمل۔ ہائیڈل میں تربیلا پاور ہاؤس سب سے بڑا ہے اس سے اتر کر منگلا پھر وارسک اور پھر چھوٹے چھوٹے ہائیڈل سٹیشن ہیں۔ ایک اور منصوبہ چشمہ میں زیر تعمیر ہے۔

تھرمل میں گدو۔ کوٹ ادو اور مظفر گڑھ سب سے بڑے پاور سٹیشن ہیں اور ان کے علاوہ فیصل آباد، ملتان (پیراں غائب)، جام شورو، سکھر، کوٹری، کوئٹہ اور لاکھڑا کے مقامات پر تھرمل پاور سٹیشن قائم ہیں اور ملک بھر میں بجلی پیدا کر کے نیشنل گرڈ سے منسلک ہیں۔ چند سال قبل پسنی (بلوچستان میں مکران کے ساحل پر) بھی ایک چھوٹا سا پاور ہاؤس بنایا گیا ہے جو نیشنل گرڈ سے منسلک نہیں تاہم مقامی علاقے کی ضروریات پوری کرنے کا متحمل ہے۔

نوٹ: نئے پاور پراجیکٹس کے ناموں کے آگے جو استعداد M W یعنی میگاواٹ میں دی گئی ہے وہ Exact نہیں بلکہ Round کر کے دی گئی ہے تاکہ استعداد کا اندازہ ہو سکے۔

اس مضمون میں اٹامک انرجی کے پاور ہاؤسز کا ذکر نہیں کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران کے نئے صدر- محمد خاتمی

ایران کے نو منتخب صدر محمد خاتمی نے اپنے عہدہ کا حلف اٹھانے کے بعد پارلیمنٹ سے جو خطاب کیا اس میں انہوں نے کہا کہ ایران دوسرے ممالک سے باہمی اتحاد کی بنیاد پر تعلقات استوار کرے گا۔ اور ایسے لوگوں کی راہوں میں حائل رہے گا جو زبردستی اپنی رائے دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران دنیا میں ہر جگہ ظلم اور جبر کی مخالفت کرتا رہے گا۔ اس موقعہ پر انہوں نے خصوصی طور پر فلسطینی عوام کی مسلسل حمایت کا یقین دلایا۔

صدر پاکستان فاروق احمد خاں لغاری اور وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے ایران کے نئے صدر محمد خاتمی کو مبارک کا پیغام بھیجا ہے۔

صدر پاکستان نے اپنے پیغام میں امید ظاہر کی محمد خاتمی دونوں ملکوں کے درمیان باہمی تعلقات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ اسی طرح میاں محمد نواز شریف نے اپنے پیغام میں کہا کہ محمد خاتمی کی قیادت میں ایران میں صنعتی ترقی اور امن عامہ میں استحکام پیدا ہو گا۔ اور ان کے دور اقتدار میں ایران اور پاکستان دونوں ملکوں کے درمیان برادرانہ تعلقات مستحکم ہوں گے۔

OOO

شام کا احتجاج

اسرائیل نے اپنی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا ہے جس کی رو سے وہ جولان کی پہاڑیوں کو اپنے ملک میں شامل کر لے گا۔ جولان وہ علاقہ ہے جو شام کا حصہ تھا مگر 1967ء کی جنگ میں اسرائیل نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسرائیل کے اس اقدام پر شام نے شدید احتجاج کیا ہے اور اسی سلسلے میں شام کے صدر حافظ الاسد نے ایران کا دورہ کیا۔ اس دورہ کے بعد دونوں ملکوں نے ایک مشترکہ اعلامیہ میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل جولان کی پہاڑیاں، فلسطینی علاقے اور جنوبی لبنان خالی کر دے۔ ایران اور شام نے ترکی اور اسرائیل کے فوجی معاہدے پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے اور ترکی سے بھی یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ اپنے بڑھتے ہوئے تعلقات پر نظر ثانی کرے۔ کیونکہ پوری امت مسلمہ اسرائیل کو اسلام دشمن سمجھتی ہے اور اسرائیل نے عربوں کی کمر میں چھرا گھونپنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ایسی صورت میں حالات میں ایک مسلم ملک کا اسرائیل کے ساتھ فوجی معاہدہ بہت ہی افسوس ناک امر ہے۔ اور اس امر کو مسلم امہ اپنے خلاف ایک سنگین اقدام سمجھتی ہے۔

OOO

ایران امریکہ - تعلقات

امریکہ ایران کے سلسلے میں اپنی پالیسی کو نرم کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہے لیکن اس کا انحصار نئے صدر محمد خاتمی کی طرف سے مثبت اشارے ملنے پر ہے۔

محمد خاتمی نے اپنے مدمقابل کو شکست فاش دی ہے جو کہ مذہبی لحاظ سے بہت کڑے خیالات اور اعتقادات کا حامل تھا۔ اور اس بات پر صدر کلنٹن نے بھی حیرانگی کا اظہار کیا اور اس خیال کا اظہار کیا کہ شائد اب وقت آ پہنچا ہے کہ ایران کے متعلق امریکی پالیسی پر دوبارہ غور کیا جائے۔ امریکی انتظامیہ اس کوشش میں ہے کہ ایران کو کسی طرح یہ بتایا جائے کہ امریکہ اس سترہ سالہ لڑائی جھگڑے کو اب ختم کر دینا چاہتا ہے۔

اس سلسلے میں امریکہ نے اپنا پہلا مثبت اشارہ دے دیا ہے۔ اس نے ایران میں سے گزرنے والی پائپ لائن جو کہ وسط ایشیا کے ممالک سے ایران کی کسی بندرگاہ تک جائے گی پر کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔ اس پائپ لائن سے ایران کو کافی مالی فائدہ متوقع ہے اور امریکہ اس سے پہلے کسی ایسے پراجیکٹ کا سخت مخالف تھا جس سے ایران کو فائدہ پہنچ سکتا ہو۔

وہائٹ ہاؤس کے ترجمان مائیکل میک کری نے کہا ہے کہ اب صدر امریکہ ماضی کی حکومتوں کردار میں جو بہت زیادہ قابل اعتراض باتیں تھیں ان میں تبدیلی دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔

ایک تجزیہ نگار مائیکل ایزن سڈٹ نے کہا ہے کہ اس سلسلے میں پہلی بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ خاتمی اپنی گورنمنٹ چلانے کے لئے کس قسم کے لوگ متعین کرتے ہیں۔ اور ان میں بھی خاص طور پر خارجی امور' دفاع اور انٹیلی جنس کے محکموں میں جو لوگ متعین کئے جائیں گے ان کی اصل اہمیت ہو گی۔

لیکن سڈٹ کا کہنا ہے کہ فی الحال اس معاملے میں کسی خاص پیش رفت کی امید کم ہی ہے کیونکہ تہران کی پالیسی چلانے والے اداروں میں ابھی بھی زیادہ تر بنیاد پرستوں Hard Liners کا ہی غلبہ ہے اور ان کو یکدم ہٹانا مشکل ہو گا۔

OOO

وزیراعظم پاکستان کا دورہ ملائشیا

وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے ملائشیا کا کامیاب دورہ کیا ہے جس میں دونوں ملکوں نے آپس میں تعاون بڑھانے کے لئے کئی معاہدوں پر دستخط کئے ہیں۔ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے جو وزیراعظم کے ساتھ گئے تھے' اس دورہ سے واپسی پر بتایا ہے کہ آئندہ دو ماہ کے دوران ملائشیا کے تین وفود مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان کا دورہ کریں گے۔ ملائیشیا کے دورہ کے درمیان جو بات چیت ہوئی اور جو معاہدے کئے گئے ان کے مطابق ملیشیا پاکستان سے افرادی قوت کی خدمات حاصل کرے گا جن میں ڈاکٹر اور انجینئر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ملائشیا پام آئل کی درآمد کے لئے پاکستان کو 20 کروڑ ڈالر کا قرضہ مہیا کرے گا جس کی مدت ادائیگی تین سال پر ممتد ہو گی۔ اس کے علاوہ ملائشیا پاکستان میں کم لاگت کے مکانوں کی تعمیر کی سکیم میں 5 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا۔ اور اس کے مقابل پاکستان ملائشیا کو ٹریکٹر اور چاول بھیجے گا۔ ملائشیا دفاعی پیداوار کے شعبے میں اور کمپیوٹر سافٹ ویر ٹیکنالوجی میں بھی پاکستان کی مدد کرے گا جس سے یہ صنعتیں پاکستان میں قائم ہو سکیں گی۔ جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

تجارت کے سلسلے میں انہوں نے بتایا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان سیاسی مسائل کے حل تک نہ تو بھارت سے آزادانہ تجارت کی اجازت دی جاسکتی ہے اور نہ ہی بھارت کو انتہائی ترجیحی ملک کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔

OOO

ترکی میں راسخ العقیدہ فوجیوں کی برطرفی

ترکی میں اسلام پسندوں کے خلاف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے اور سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے مذہبی تعلیم کے سلسلے میں پابندیوں کے عائد کئے جانے پر پورے ملک میں مظاہرے ہوئے اور متعدد مقامات پر پولیس اور مظاہرین میں تصادم بھی ہوا جس کے بعد پولیس نے انقرہ' استنبول' کے علاوہ اور بھی کئی شہروں میں گرفتاریاں شروع کر دیں۔ مذہبی تعلیم سے متعلق قانون کے نتیجہ میں سینکڑوں اسلامی سکول بند ہو جائیں گے اور سیکولر تعلیم کا عرصہ بڑھ جائے گا اور چودہ سال تک کی عمر کے بچوں کو پہلے سیکولر سکولوں میں پڑھنا ہو گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی سکولوں میں کوئی بچہ شروع میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس بل کے خلاف اسلام پسندوں نے زبردست احتجاج کیا ہے اور یہ احتجاج مسلسل کیا جا رہا ہے۔

اب اس قانون کے نفاذ کے بعد اربکان کی اسلامی حکومت کی جگہ قائم ہونے والی مسعود یلماز کی حکومت نے اعلیٰ فوجی کمان کے اجلاس میں ترک فوج کے اسلامی ذہن رکھنے والے راسخ العقیدہ 70 افسروں کو فوری طور پر برطرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ دوسرا بڑا حملہ ہے جو سیکولر حکومت کی طرف سے اسلام پسندوں کے خلاف کیا گیا ہے جس کے دوررس نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ پہلا حملہ دینی تعلیم پر پابندی عائد کرنا تھا۔ جس کے مطابق بچوں کو دینی تعلیم دینے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ اور جس کے نتیجہ میں سینکڑوں دینی مدرسے بند ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اب فوج میں تطہیر کا عمل شروع کر دیا گیا ہے اور چن چن کر اسلامی ذہن رکھنے والے افسروں کی چھانٹی کی جا رہی ہے۔ جن فوجیوں کو فوج سے فارغ کیا گیا ہے انہیں اپیل کا حق بھی نہیں دیا گیا۔

OOO

بھارت کی اسلحہ کی دوڑ

بھارت نے اسلحہ کی جس دوڑ کا آغاز کر رکھا ہے اس کی انتہا کسی کو نظر نہیں آ رہی۔ بھارت نے پہلے ایٹمی دھماکہ کیا تو پاکستان بھی چوکنا ہو گیا اور مجبوراً اس نے بھی اس میدان میں اپنی کوششوں کو تیز کیا اور آخر کار ایٹمی اسلحہ بنانے میں کامیاب ہو گیا جس سے بھارت نے جو برتری حاصل کر لی تھی وہ ختم ہو گئی۔ پھر اس نے میزائل بنانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور پھر ایک دفعہ پاکستان نے بھی اس کے میزائلوں کے مقابلہ میں اپنے میزائل بنا لئے اور ان کے کامیاب تجربے بھی کر لئے۔ اور دونوں ملک اس میدان میں پھر ایک دفعہ برابری کی سطح پر آ گئے۔ اب بھارت کے وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے کہ بھارت نے دفاع کو مضبوط کرنے کے لئے مزید منصوبہ بندی کر لی ہے۔ جس میں میزائل شکن میزائل کا مکمل پروگرام شامل ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ دشمن کے میزائلوں کا توڑ کیا جا سکے۔ بھارت کے وزیر دفاع نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ ہمارے مکمل میزائل شکن پروگرام پر پہلے ہی عمل درآمد جاری ہے اس کے علاوہ انہوں نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ بھارت نے "اگنی" میزائل کی تیاری کا کام بھی تیز تر کر دیا ہے۔ یہ میزائل ایک ٹن ایٹمی وارہیڈ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور یہ 25 سو کلومیٹر تک مار کر سکتا ہے۔ بھارت ایک طرف پاکستان کے ساتھ صلح کے لئے بات چیت کو آگے بڑھانا چاہتا ہے اور دوسری طرف ایسا دھمکی آمیز رویہ بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ ایسی صورت میں دونوں لائحہ عمل بیک وقت کیسے جاری رکھے جا سکتے ہیں۔

OOO

اسرائیل کی زیادتیاں

بیت المقدس میں ہونے والے بم دھماکوں کے بعد اسرائیلی حکومت نے غزہ اور مغربی کنارے کے ساتھ اپنی سرحدیں بند کرنے فیصلہ کیا ہے اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اسرائیل میں کام کرنے والے تمام فلسطینیوں کو اپنے کام سے فارغ کر دیا جائے اور واپس فلسطین بھیج دیا جائے۔ اور فلسطینیوں کے آنے جانے پر مکمل پابندی لگا دی جائے۔ اس کے علاوہ فلسطینی حکومت کے ساتھ جو بات چیت شروع کی جا رہی تھی اسے بھی غیر معینہ مدت کے لئے معطل کر دیا جائے۔ اسرائیلی سیکورٹی فورسز نے غیر قانونی طور پر دریائے اردن کے مغربی کنارے کے علاقے میں چھاپے مار کر درجنوں فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور فلسطینی پولیس کے سربراہ جنرل قاضی جوابی کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے ہیں۔ اور ان پر یہودی بستیوں پر حملوں کی حوصلہ افزائی کا الزام لگایا ہے۔ اسرائیل کے یہ سب اقدامات بالکل بے جواز ہیں جبکہ فلسطینی صدر یاسر عرفات نے ان دھماکوں کی شدید مذمت کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان دھماکوں کے لئے نیتن یاہو بھی اتنے ہی ذمہ دار ہیں جتنے کہ دھماکے کرنے والے نوجوان اور ان کی پارٹی حماس۔ ناتن یاہو کے آنے سے قبل امن مذاکرات بہت اچھی طرح چل رہے تھے اور امید قائم ہو گئی تھی کہ جلد ہی یہ علاقہ اس قسم کی دہشت گردی سے پاک

اطلاعات و اعلانات

ہو جائے گا۔ لیکن نتن یاہو نے وزیر اعظم بنتے ہی ساری بساط ہی پلٹ دی ان کا اوسلو معاہدے کی شرائط سے انحراف کا رویہ۔ بیت المقدس میں یہودی بستیوں کے بسانے کا ارادہ۔ اور دیگر ایسے ہی اقدامات کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا۔ اس لئے ان دھماکوں کے لئے نتن یاہو اور اسرائیلی قوم کو خود اپنے آپ کو بھی مطعون کرنا چاہئے۔

○○○

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب وصیت نمبر PAF 21402 چک کھوسکی ضلع بدین (C/O نصیر آٹوز کھوسکی) کا 89ء کے بعد سے دفتر کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر ہذا سے رابطہ کریں۔

طالبات گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

متوجہ ہوں

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ یوم پاکستان کے متعلق تقریبات کے سلسلہ میں 14- اگست 1997ء کو ایک دن کے لئے کھلے گا۔ تمام طالبات، بشمول طالبات گیارھویں کلاس کی حاضری لازمی ہے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے 1000 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

ولادت

○ مکرم سلطان احمد محمود صاحب دار العلوم غربی الف ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25- جولائی 1997ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام عمرانہ سلطان عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم چوہدری غلام محمد صاب دار العلوم غربی ربوہ کی پوتی اور مکرم عزیز الرحمان خالد صاحب وکالت تصنیف کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مہر آف کوئٹہ ابن حضرت قاضی زین العابدین صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) 26- جولائی 1997ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے ہیں۔ موصوف کی عمر 90 سال تھی۔ جنازہ 27- جولائی 1997ء بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ تاریخ احمدیت نے پڑھایا۔ موصوف موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم پروفیسر عبد الرشید صاحب غنی ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ لنگے ضلع گجرات تحریر فرماتے ہیں۔

امسال ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن ضلع گجرات کے زیر اہتمام ہائی و ہائر سیکنڈری سکولز کے طلباء کے مابین علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک طفل ہارون احمد ولد مبشر احمد ونیس آف لنگے نے اس مقابلہ میں تحصیل گجرات میں پہلی اور ضلع گجرات میں دوسری پوزیشن حاصل کی اور سند امتیاز سے نوازا گیا۔ مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ منصفین نے ہارون احمد کے انداز بیان اور موضوع سے متعلق پیش کئے جانے والے مواد کو اپنے ریمارکس میں خصوصی طور پر سراہا۔

گمشدہ ہار

○ مکرمہ عامرہ عطیہ صاحبہ کا ایک سونے کا سیٹ (گلے کا ہار) اقصیٰ چوک میں شاپنگ کے دوران کچھ عرصہ قبل گر گیا تھا۔ اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

(صدر عمومی ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم احسان الحق سامی صاحب بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب)

مکرم احسان الحق سامی صاب حال مقیم جرمنی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا ایک مکان / قطعہ نمبر 8/20 برقبہ 10 مرلے محلہ دار النصر شرقی ربوہ میں واقع ہے۔ یہ مکان / قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (دختر)
۲۔ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (دختر)
۳۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (دختر)
۴۔ مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ (دختر)
۵۔ مکرم احسان الحق سامی صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

○ (مکرم حفیظ احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب)

مکرم حفیظ احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب ساکن 4-G وہاڑی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کی مندرجہ ذیل جائیداد شرعی حصص کے مطابق ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دی جائے۔

۱۔ قطعہ 1/7 برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

۲۔ قطعہ 35/7 برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے

۱۔ مکرم حفیظ احمد صاحب (پسر)
۲۔ مکرم لطیف احمد صاب (پسر)
۳۔ مکرم منیر احمد صاحب (پسر)
۴۔ مکرمہ رشیدہ خاتون صاحبہ (دختر)
۵۔ مکرمہ رضیہ خاتون صاحبہ (دختر)
۶۔ مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

حالات زندگی

○ محترم گیانی واحد حسین صاحب کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر محی الدین صاحب محترم گیانی صاحب کے حالات زندگی اور سیرۃ پر ایک کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ جن احباب کو اس سلسلے میں کسی قسم کی معلومات ہوں وہ براہ کرم درج ذیل پتہ پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ محترم گیانی صاحب کے واقعات کے علاوہ تصاویر فراہم کرنے کی بھی درخواست ہے جو بعد استعمال بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ رابطہ کا پتہ درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر پروفیسر محمد شریف خان
15/6 دار الصدر شمالی ربوہ

خبریں

ربوہ : 8 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کو ہدایت کی ہے کہ وہ ہفتہ میں تین سے چار یوم تک فیلڈ میں رہا کریں۔ اسی طرح انہوں نے حکم دیا کہ تمام محکموں کے سیکرٹری، آئی جی صاحبان اور افسر مہینہ میں دس دن فیلڈ ورک کریں۔ وزیر اعظم نے یہ ہدایات اس نقطہ نظر سے جاری کیں تاکہ حکومت کے ادارے عوام کو ان کے گھر کی دہلیز تک انصاف مہیا کریں۔ اور قصور وار افسروں کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ میں جہاں بھی گیا عوام نے ہر شعبہ میں بدانتظامی اور کرپشن کے بارے میں شکایت کی یہ نہایت تشویشناک اور مایوس کن صورت حال ہے۔

○ امریکی صدر کلنٹن نے بھارت اور پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے اختلافات طے کریں۔ اختلافات دور نہ ہوئے تو جنوبی ایشیا پر اس کے برے اثرات پڑیں گے۔ دونوں ملک اپنے مسائل پر امن طریقہ پر حل کریں تو آئندہ تجارت میں امریکہ دونوں کا بہترین ساتھی بن سکتا ہے۔ بھارت میں ہمیشہ جمہوریت ہونے کے باعث اس کے ساتھ ہمارے دیرینہ تعلقات ہیں۔ حالات اچھے ہوں تو یہ جنوبی ایشیا کی بہتری کے لئے بے پناہ صلاحیت رکھتا ہے۔

○ حکومت پاکستان نے امریکی اٹارنی ہوران کے پاکستانیوں کے بارے میں غیر مہذب اور نامناسب کلمات پر جو احتجاج کیا اس پر امریکی حکومت کی انتظامیہ نے معذرت کرلی ہے اور کہا ہے کہ یہ کلمات نامعقول ہیں جو امریکی حکومت اور عوام کی ترجمانی نہیں کرتے۔ وزارت خارجہ پاکستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ "بہت ہو گیا امریکی وکیل کا معاملہ اب دفن کردیا جائے"

○ لاہور میں کراؤن بس سٹاپ کے اڈہ کے قریب سرکلر روڈ پر مسلم کمرشل بینک میں ڈکیتی کی ایک واردات میں آٹھ ڈاکوؤں نے ڈیوٹی پر موجود پولیس کانسٹیبلوں اور بینک کے گن مین کو فائرنگ کرکے زخمی کردیا۔ ان کی رائفلیں چھین لیں۔ عملے اور گاہکوں سمیت 40۔افراد کو سٹرانگ روم میں بند کرکے ایک کروڑ روپے لے کر فرار ہوگئے۔

○ ڈپٹی کمشنر انکم ٹیکس لاہور مبین شریف اور ان کی بیوی کو قتل کردیا گیا ہے۔ وہ بیوی بچوں کے ہمراہ اسلام آباد سے لاہور آرہے تھے فیروز والا کے قریب نامعلوم افراد نے ان کی کار پر فائرنگ کردی۔

○ کراچی میں اغوا، تشدد اور فائرنگ کے واقعات جاری ہیں۔ ایک 12 سالہ لڑکے سمیت 5۔افراد کو ہلاک کردیا گیا ہے۔ کورنگی میں دہشت گرد ہاتھ پاؤں باندھی نعش پھینک گئے ایک کنڈیکٹر نے دیکھ لیا تو دہشت گردوں نے اسے بھی ہلاک کردیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ملکی حالات بڑی تبدیلی کا جواز پیدا کررہے ہیں ہم ایسے انقلاب کی تیاری کررہے ہیں جو بدامنی کے بغیر رونما ہو۔ 18- لاکھ ممبر بنالئے ہیں۔ دو لاکھ "پائپ لائن" میں ہیں۔ ستمبر تک پچاس لاکھ پورے ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پورا ملک دہشت گردی کی آگ میں جل رہا ہے۔

○ بلدیہ لاہور نے بی کام۔ ایف اے اور میٹرک پاس 15- نوجوانوں کو 70 روپے روزانہ پر خاکروب کی نوکریاں دی ہیں۔ ایم ڈی ندیم حسن آصف نے کہا ہے کہ پڑھے لکھے نوجوانوں کو خاکروب کی ایمرجنسی ڈیوٹی کا انچارج بنایا جائے گا۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے دہشت گردی اور فرقہ واریت پر ازخود نوٹس کی کارروائی کے سلسلہ میں تقریباً پندرہ افراد نے عدالت کی معاونت کے لئے اپنے نام درج کروائے۔ جن میں پیپلزپارٹی (ش-ب) کے چیف آرگنائزر رانا شوکت محمود، عبدالرشید قریشی (پی-ڈی پی) اور محمد اسماعیل قریشی بھی شامل ہیں۔

○ فیلڈ جنرل کورٹ مارشل نے پاک فضائیہ کے کارپورل ٹیکنیشن محمد سلیم اور کارپورل ٹیکنیشن ریاض حسین کو دفاعی سامان کی آڑ میں ممنوعہ اشیاء کی سمگلنگ کے الزام میں مجرم قرار دیا ہے۔ عدالت نے محمد سلیم کو سات سال اور ملازمت سے برطرفی کی سزا دی ہے۔ جبکہ ریاض حسین کو پانچ سال قید بامشقت اور ملازمت سے برطرفی کی سزا سنائی ہے۔ اس سے پہلے ان دونوں کے آفیسر کمانڈنگ مسعود الرحمان کو بھی اس قسم کے جرم میں دس سال قید بامشقت کی سزا دی گئی تھی اور ملازمت سے برطرف بھی کردیا گیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah